AbdulMannan assistant professor G.T. urdu depart C.M.j.college Khutuna Madhubani  mobile no.9801015716 email abdulmannan12200@gmail .com
date  8/8/2020 part 3
Topic Eqbal ki nazam saqi nama ka tanqidi jaiza

اقبال  (1877  1938)اردو کے عظیم شاعر ھیں وہ قومین وملی شاعر ھیں وہ بیک وقت شاعر ,حکیم ,مفکر ,فلسفی ,رہبر قوم سب کچھ ھیں وہ شاعر اسلام بھی ھیں انھوں نے اردو شاعری میں فلک بوس عمارت قاءم کی ۔انکی شاہکار تصنیفوں میں بانگ درا,بال جبریل, ضرب کلیم اور ارمغان حجاز بہت مشہور ہوۓ انکے فن کی بنیاد عشق ,عقل اور خودی پر ھے

,,ساقی نامہ اقبال کی شاہکار نظم ھے جس میں اقبال نے عشق,عقل,اور خودی کے فلسفے کو بڑے اچھے انداز میں سلجھایا ھے اور خودی کی جتنی بھی تفصيل اس میں ملتی ھے شاید کسی نظم میں نہ ملےگی یہ نظم سات بندوں پر ھے

پہلے بند    میں شاعر نے کہتسانی علاقے کا منظر کھینچا ھے یہاں کی تند فضا میں سرور ھے جس سے چڑیاں اپنے گھوسلے سے نکل کر لطف لیتی ھیں یہاں کی ندی بھی اچھلتی لچکتی ہوئ پتھروں کو چیڑتی ہوئ بہتی ھے اس مست فضاؤں میں شاعر ایسی شراب کا خوابوں میں جو زندگی میں روشن ضمیری پیدا کرے جو روز ازل کو ظاہر کرتے ھیں جو مستئ کاءنات کو اجاگر کرتے ھیں اس مستئ شراب میں شاعر ساقی سے مخاطب ہو کر یوں کہتے ھیں ملاحظہ ہوں

اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے
لڑادے ممولے کو شہبازسے

دوسرے بند میں شاعر کو تبدیلی  شدہ سمجھتے ھیں اور یہاں کی ہر چیز میں تبدیلی کا منظر دیکھتے ھے وہ کہتے ھیں کہ ہر ویرانی چیز اس وقت ذلیل و خار ھے یہاں تک کہ میر و سلطان سے زمین بیزار ھے دنیا کی ہر بدلتی چیز پر شاعر حیران ھے حالات حاضرہ یعنی 1917روسی انقلاب پر نظر آتا ھے شرمایا داری ختم ہو رہی ھے مزدوروں کی حکومت ہو رہی ھے شاعر کے خیالات سیلاب کی طرح امڈ رہے ھیں رویت ہر جدیدت قبضہ جما رہی ھے مگر مسلمان روایت میں کھوۓ ہوۓ ھیں بقول شاعر فرماتے ھیں

یہ حقیقت  خرافات میں کھوگئ
یہ امت روایات میں کھوگئ

بجھی عشق کی آگ اندھیر ھے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیڑ ھے

تیسرے بند میں   شاعر عشق کا جام پلا کر مسلمان کو گردش میں لانا چاہتا ھے دل کھول کر شاعر ساقی سے اپنی باتیں پر جوش انداز میں بیان کرتے جزبات اس قدر غلب ہو جاتا ھے کہ اس میں اپنی شخصیت کو بھی نمایاں کرلیتے ھیں ان کی نگاہیں اور تخیلات میں وہ بلندی پیدا ہو جاتی ھے جہاں عام انسانوں کی نظر اور نگاہیں نہیں پہنچ پاتیں  اس کی تصديق میں چند اشعار ملاحظہ ہوں

شراب کہن پھر پلا ساقیا
وہی جام گردش میں لا ساقیا

مجھے عشق کا پر لگا کر اڑا
مری خاک جگنو بنا کر اڑا

چھوتھے بند میں شاعر زندگی کو دمادم رواں سمجھتے ھیں اور ہر شۓ سے خوف اور بیزاری ظاہر ہوتی ھے تمام چیزوں پر خدا کی قدرت نظر آتی ھے وہ فرماتے ھیں

اسی کے بیاباں اسی کے ببول
اسی کے ھیں کانٹے اسی کے ھیں پھول

حاصل کالام یہ ھے کہ بیان میں جوش اور بلند آہنگی ھے  الفاظ میں سان و شوکت ھے جوبات دل سے نکلتی ھے اثر رکھتی ھے یہی اس کی امتیازی خوبی ھے